

صحیح مسلم اور شرح نووی پر حضرت مولانا محمد یونس جو پوری رحمۃ اللہ علیہ کے انمول تعلیقات اور حضرت کے دیگر علمی کارنامے

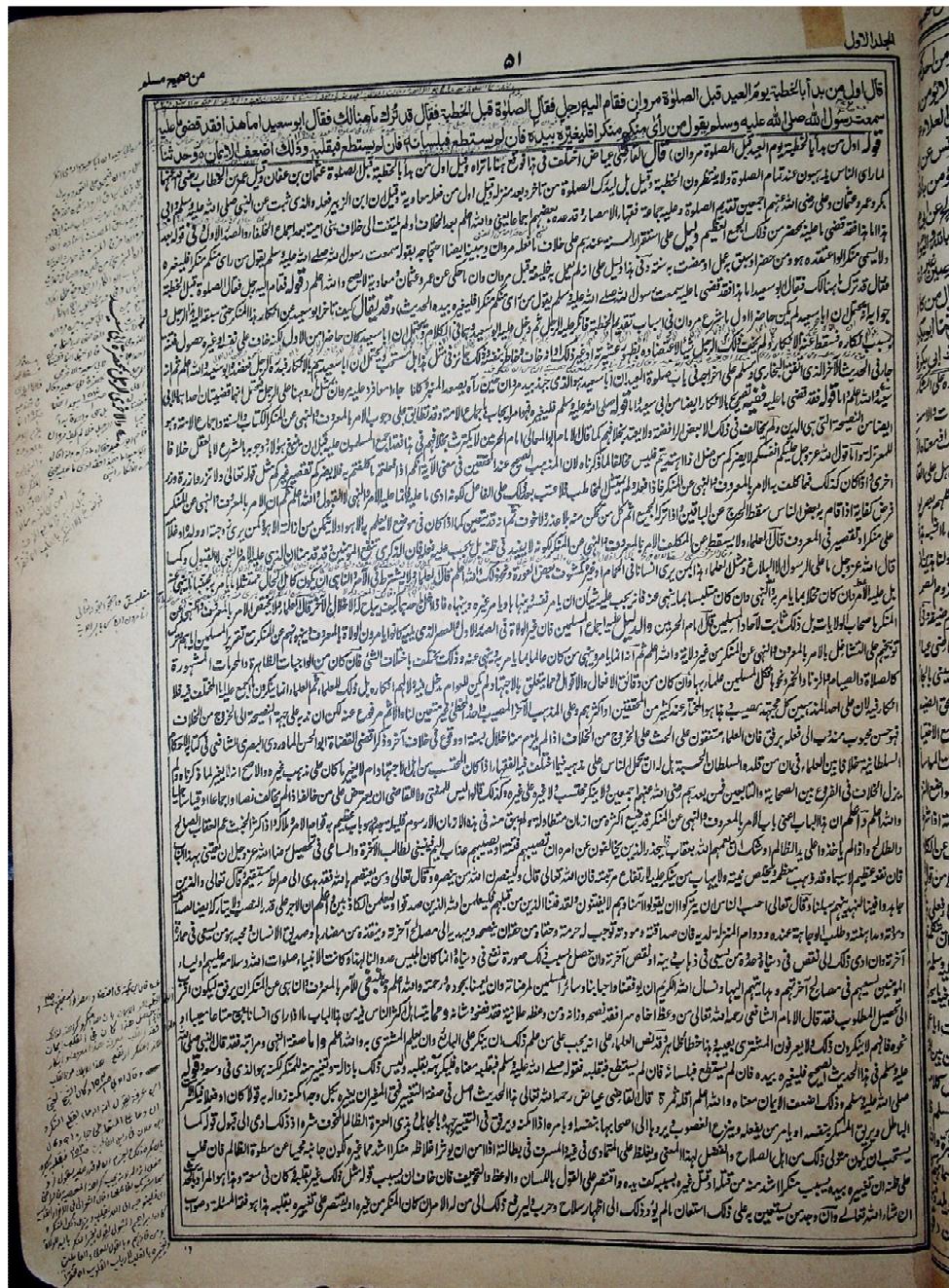
از بیو سف شبیر احمد عفان اللہ عنہ، بلکبرن یوکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

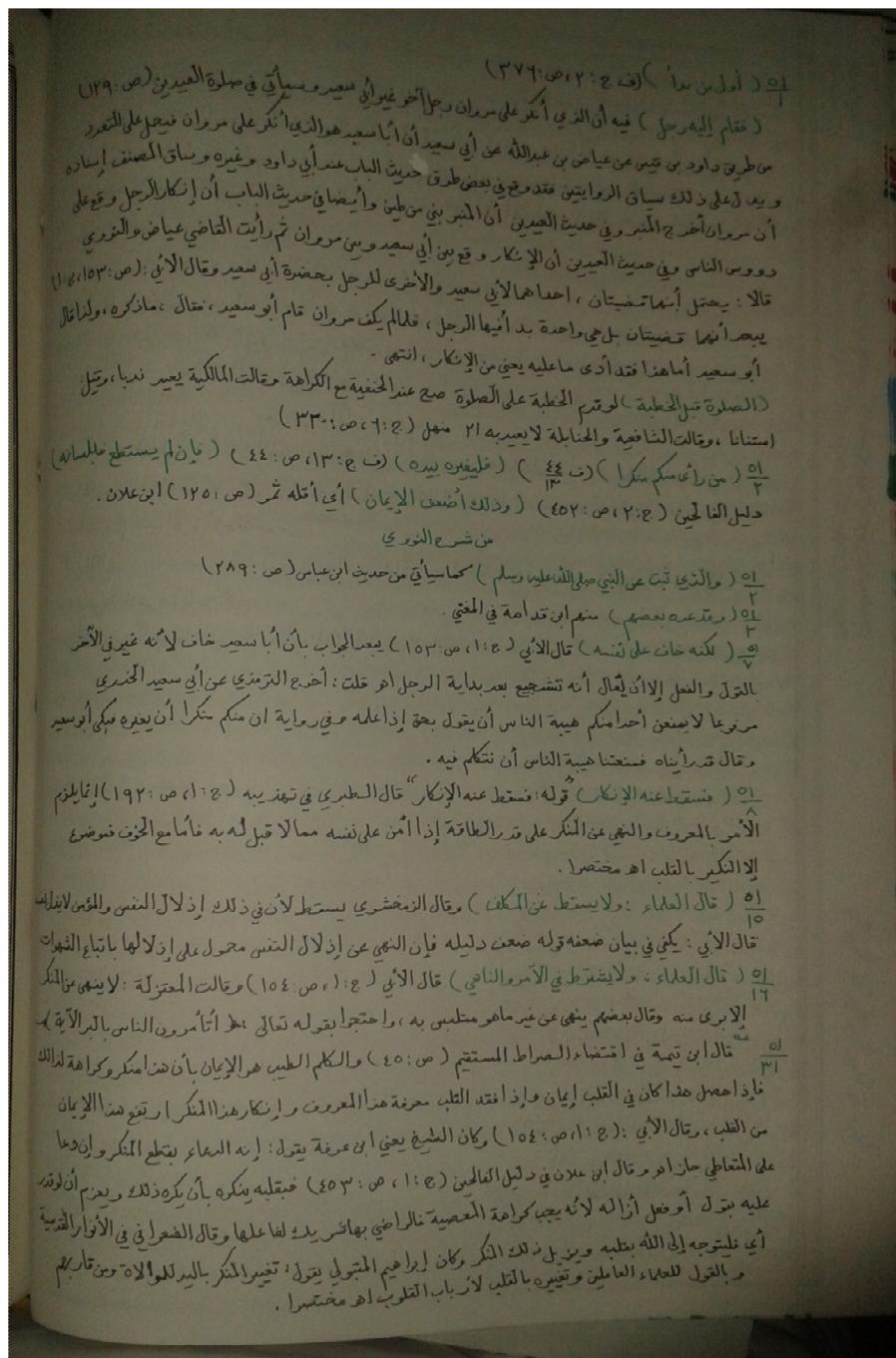
حضرت الاستاذ محمد العصر امیر المؤمنین فی الحدیث مولانا محمد یونس جو پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وفات کے پچھے عرصہ بعد والد محترم حضرت مفتی شبیر احمد صاحب اور مشفق و مکرم حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب نے مشورہ دیا کہ حضرت کے صحیح مسلم کے تعلیقات و حواشی کو ترتیب دیکرنا نہیں طبع کیا جائے تاکہ طلبہ والیں علم ان انمول جواہرات سے مستفید ہو سکے۔ بحمدہ تعالیٰ ان اکابر کے زیر نگرانی یہ کام شروع ہو چکا ہے، سوبنده نے سوچا کہ اسکا مختصر تعارف اور اسکی ایک جھلک قارئین اور کھروڈ کے سینماں میں حاضرین کے سامنے آجائے، نیز اتما اللفائدہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر تعلیقات و علمی کارنامے کی ایک اجمالی فہرست بھی پیش کر دی جائے۔

صحیح مسلم اور شرح نووی پر تعلیقات و حواشی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸۸ھ سے لیکر ۱۴۲۵ھ تک صحیح بخاری کا درس مسلسل پچاس سال تک دیتے رہے، اور اس دوران صحیح مسلم بھی بجزء آخری چند سالوں کے آپ کے زیر تدریس رہی۔ حضرت کے تدریس کا طرز یہ تھا کہ صحیح بخاری پر مکمل کلام فرماتے تھے اور صحیح مسلم میں صرف ان مواضع پر کلام فرماتے تھے جہاں بخاری شریف میں اس کے متعلق کلام نہ ہوا ہو۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہندوستانی نسخہ استعمال فرماتے تھے جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حاشیہ کے ساتھ مطبوع ہے۔ اصلاً تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوری کتاب میں اپنے ہاتھ سے عربی حواشی تحریر فرمائے تھے اور پھر ان حواشی کو کسی طالب علم یا کاتب سے ایک دوسرے نسخہ میں کاغذ رکھوا کر نقل کروائے تھے تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو، لیکن اس میں کاتب کی طرف سے کچھ انглаط ہیں اور بعض جگہ سقط بھی واقع ہے۔ بہر کیف، اصل نسخہ میں حضرت کی تحریر بہت صاف ہے لیکن کتاب میں جگہ کم ہونے کی وجہ سے خط بہت ہی باریک ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل عکس سے یہ بات واضح ہے۔



صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد اول، صفحہ ۵، مع حواشی بخط حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ



حوالی صحیح مسلم، جلد ا، صفحہ ۱۵، بقلم کاتب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہ حوالی ایک مستقل شرح نہیں ہے اور نہ ہی طباعت کی غرض سے حضرت نے تحریر فرمائے تھے، بلکہ حضرت نے اپنے تدریس کے لئے تحریر فرمائے تھے۔ تاہم یہ تعلیقات انمول جواہر و قیمتی موتیاں ہیں اسلئے کہ حضرت نے وہی باتیں تحریر فرمائی ہے جو شرح نووی میں نہیں ہے۔ مدرسین اور طلبہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ بعض مواقع پر صرف اشارات ہے لیکن وہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت نے فتح الباری اور دیگر کتب حدیث و فقہ کے حوالہ درج کر دئے ہے جو مدرس کیلئے انتہائی مفید ہے۔ اسی طرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح پر انتہائی مفید تعلیقات ہے، کہیں تو امام نووی سے نقل میں غلطی ہو اس پر متنبہ فرماتے

ہیں، کہیں مہم قائل کی تعین فرمادیتے ہیں، کہیں شرح حدیث میں اگر کوئی دوسری توجیہ ہو تو اسکو مع حوالہ کے درج کر دیتے ہیں، کہیں کسی متفقہ حدیث پر مزید روشنی ڈال دیتے ہیں، کہیں فقہی مذاہب کا خلاصہ مختصر ادرج فرمادیتے ہیں، کہیں نسخہ مطبوعہ میں اغلاط کی نشاندہی فرماتے ہیں، الغرض یہ شرح نووی کیلئے بہترین تکملہ ہے۔ اسی طرح اسناد، علل اور جال سے متعلقہ مباحث، غریب الحدیث اور معانی سے متعلق افادات، اختلاف ائمہ اور فقہاء الحدیث سے متعلقہ نکات، دغیرہ امور پر یہ تعلیقات مشتمل ہے۔

اسکے ساتھ ساتھ مقدمہ مسلم پر بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بہترین اور جامع حواشی ہے جو الیاقت الغالیۃ کی تیسری جلد میں مطبوع ہے۔ حضرت کی تمنا تھی کہ ان تعلیقات کو مقدمہ کے متن کے ساتھ طبع کیا جائے تاکہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کیلئے آسانی ہو۔ ان شاء اللہ العزیز، ارادہ یہی ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ نیز حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حالات اور صحیح مسلم کے متعلق نہیات ہی اہم مقدمہ الیاقت الغالیۃ کی تیسری جلد میں مطبوع ہے جسکو بھی شامل کر دیا جائیگا۔ اسکے علاوہ حضرت نے مشکاة المصالح کی تدریس کے وقت فتن حدیث کے متعلق ایک بہترین مقدمہ عربی میں تحریر فرمایا تھا جواب تک غیر مطبوع ہے، چونکہ مسلم شریف کے مقدمہ میں عامۃ اس موضوع پر قدر تفصیل بحث ہوتی ہے، ان شاء اللہ العزیز اس کو بھی شامل کر دینے کا ارادہ ہے تاکہ متعلق بالفن والکتاب سب باتیں یکساں جمع ہو جائے۔ قارئین سے دعاء کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہ تکمیل کی توفیق و سعادت سے نوازے اور حضرت شیخ کے علوم سے امت مسلمہ کو مستفید فرمائے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیقات کے کچھ اقتباسات یہاں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ قارئین کو ان تعلیقات کی ایک جھلک مل جائے:

۱) حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابواب درج کئے تھے یا نہیں، اس سلسلہ میں حضرت کامیلان اس طرف ہے کہ حضرت امام نے ابواب درج کئے تھے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال النووي في شرح مقدمة مسلم (ص ۱۵) تبعاً لابن الصلاح (ص ۱۰۱): إن مسلماً رحمه الله رتب كتابه على الأبواب فهو مبوب في الحقيقة، ولكن لم يذكر ترجمة الأبواب فيها لثلا يزداد حجم الكتاب أو لغير ذلك. قال النووي: وقد ترجم جماعة أبوابه بترجم، بعضها جيد وبعضها ليس بجيد، إما لقصور في عبارة الترجمة، وإما لركاكة لفظها، وإما لغير ذلك، وأنا إن شاء الله أحرص على التعبير عنها بعبارات تليق بها في مواضعها، انتهى. وقال الأبي في شرح مسلم (۴۸/۱): إن الأولى بالقاري أن يصرح بقراءة الترجمة فيقول: كتاب كذا، أما أولاً فإنها جزء من المصنف الذي أخذ في قراءته ويتأكّد ذلك في مريد الرواية. وأما ثانية فلأنها تفتقر إلى البيان كغيرها من مسائل ذلك التصنيف. قال السنوسي في شرحه: هذا صحيح في الترجم التي وضعها مؤلف الكتاب كترجم البخاري ونحوه، وأما مثل ترجم كتاب مسلم هذا فقد لا يسلم فيها ما ذكره، لأنها ليست من وضع مسلم حتى يصدق عليها أنها جزء من الكتاب ويطلب القاري بقراءتها، وإنما هي من وضع المشايخ، ولذا نجد الاختلاف فيها كثيراً بحسب اختياراتهم فلا يهض فيها ما ذكره، والله أعلم. وهذا الذي ذكره السنوسي هو الذي مشى عليه الكشميري وآخرون، ولكن صرح أبو نعيم الأصبهاني في مستخرجه على مسلم والقاضي عياض (۱۶۰/۲) والجمال الزيلعي (۶۶ و ۵۹/۲) وآخرون بنسبة الترجم إلى مسلم، وكأنه هو الأقرب، والله أعلم.

۲) حضرت امام مسلم مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: فلیک یرحمک اللہ. یہ خطاب کس کو ہے؟ عام شراح اس سے ساکت ہیں۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں: هذا الخطاب فيما يظهر لي لأبي الفضل أحمد بن سلمة النسابوري، ثم رأيت الخطيب قال في ترجمة أحمد بن سلمة (١٨٦/٤): رافق مسلم بن الحاج في رحلته إلى قتيبة بن سعيد، وفي رحلته الثانية إلى البصرة، وكتب بانتخابه على الشیوخ، ثم جمع له مسلم الصحيح في كتابه.

۳) عنہنے کے مذاق نے مسئلہ میں حضرت نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر ذکر کردہ اسناد میں ساع کو مع حوالہ کے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ ان کو ذکر کرنے کے بعد حضرت امام مسلم کی اس عبارت لم يحفظ عنہم ساع کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

قلت: هذا فيه نظر، فقد ثبت الساعة لكتيدين كما بيانه مفصلا. اسی طرح حضرت نے اس مسئلہ کی طرف نبراس الساری میں (جلد ۱، صفحہ ۲۹) اشارہ فرمایا ہے اور اپنے زارے انداز میں پورے بحث کا خلاصہ پیش کر دیا ہے، حضرت تحریر فرماتے ہیں: ومعنى عن فلان أني أتجاوز إلى الرواية عن فلان، والمعنى إن كان من غير المدلس وثبت لقى الرواوى شيخه فلا اختلاف في الاعتماد عليها، وإن لم يثبت بل أدركه بالزمان ذهب جمع كعلي بن المديني والبخاري إلى أنه لا يعتمد عليه. وذهب مسلم إلى أنه معتقد عليه، وحکاہ في مقدمة صحيحه عن المحدثين، وأورد أمثلة لها وادعى أنها عند المحدثين معتبرة، لكن يحاب عنه بأن الذين اعتمدوا تلك المعنونات فإنما ذلك لثبت ساع بعضهم من بعض لا أنها اقتصرت على مجرد المعاصرة، وذلك مبين فيما علق على مقدمة مسلم، ولم يوجد تصريح الساعة في بعض الأمثلة، وذلك لقلة التفتیش منا، وإن كانت العنونه من مدلس فلا يعتمد مخافة التدليس۔ (نیز نبراس الساری کی دوسری جلد صفحہ ۲۹ ملاحظہ فرمائے)۔ عبارت مذکورہ سے یہ بات متوجه ہوتی ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام بخاری مطلقاً صحت کیلئے اشتراط اللقاء کے قائل ہے برخلاف اس رائے کے کہ انہوں نے صرف اپنی صحیح میں اس بات کا التزام کیا جیسا کہ حافظ ابن کثیر، علامہ بلقیسی، مفتی محمد فرید، مفتی محمد رفیع عثمانی، وغیرہ ایک جماعت کی رائے ہے، نیز یہ کہ حضرت کامیلان بھی امام بخاری کے مسلک کی طرف ہے، ویسی محل للتفصیل، وقد فصلت الكلام في تعليقاتي على مقدمة الإمام مسلم۔

۴) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حدیث اُن تؤمن بالله وملائکته وكتابه ولقاءه ورسله وتؤمن بالبعث الآخر (جلد ۱، صفحہ ۲۹) کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: ليس المراد باللقاء رؤية الله تعالى فإن أحدا لا يقطع لنفسه برؤية الله تعالى لأن الرؤية مختصة بالمؤمنين ولا يدرك الإنسان بماذا يختم له. اس پر حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: وما نفاه النووي حکاہ البیهقی في شعب الإيمان (۲۹۶/۲) عن الخطابي وجاءة واختاره.

۵) باب بیان کفر من قال مطرنا بانوء (جلد ۱، صفحہ ۵۹) میں حدیث فذک کافر بی مؤمن بالکوکب کے ضمن میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: وإنما يكون كافرا إذا اعتقد أن نزول المطر من فعل الكوكب، وأما إذا ظنه علامة فلا، وإلى ذلك أشار مالک، فذكر حدیث الباب أولاً إشارة إلى المعنی الأول. ثم ذکر حدیث: إذا نشأت بحرية ثم تشاءمت فتلاك عین غدیقة، إشارة إلى المعنی الثاني. نبه على ذلك الباقي والمازري وغيرهما. وهذا الأثر من الأحادیث الاربعة في الموطأ

التي لا توجد إلا ببلاغاً كما أفاده ابن عبد البر وغيره، وزعم بعض المتأخرین أنه وجدها موصولة، وأن ابن الصلاح وصلها، أفاده محمد بن جعفر الكتاني في الرسالة المستطرفة (ص ٦).^١

٦) باب تحریم الکبر وبيانه (جلد ١، صفحه ٢٥) میں حدیث لا یدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من کبر. قال رجل: إن الرجل يحب أن يكون ثوبه حسناً ونعله حسنة؟ قال: إن الله جليل يحب الجمال، الكبر بطر الحق وغمط الناس كـ ^{فمن} میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: هذا الحديث من أفراد مسلم عن البخاري، وقد عزاه غير واحد مسلم فقط، منهم صاحب المشكاة (ص ٤٣٣) والحافظ ابن حجر في الفتح (٢٢١/١٠ و ٤٠٩)، ويفهم من كلام النووي أن البخاري أخرجه إذ قال: قوله: وغمط بالطاء المهملة، هكذا في نسخ صحيح مسلم. قال القاضي عياض: لم یرو هذا الحديث عن جميع شيوخنا هنا وفي البخاري إلا بالطاء انتهى. قال العبد الضعيف: ولا يوجد في البخاري لفظ الغمط.

٧) حضرت عبد الله بن عماس رضي الله عنهمأکی روایت (جلد ١، صفحه ٩٥) أن رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بوادي الأزرق فقال: أي واد هذا؟ فقالوا: هذا وادي الأزرق. قال: كأني أنظر إلى موسى عليه السلام هابطا من الثانية، وله جوار إلى الله بالتبليبة. ثم أتى على ثنية هرشي فقال: أي ثنية هذه؟ قالوا: ثنية هرشي، قال: كأني أنظر إلى يونس بن متى عليه السلام على ناقة حمراء جعدة عليه جبة من صوف، خطام ناقته خلبة وهو يلبي كـ ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال العلامة الكشمیری في عقيدة الإسلام (ص ٣٥): ذكر هذين النبيين، لأمهما لعلهما لم يجحا في حياتهما الدنيوية. وقال في الحاشية: ثم رأيت في الوفاء (١٦٧/٢) ما يغايره فراجعه ولا بد، انتهى. قلت: امتنعت ما أمره به، فرأيت صاحب الوفاء ذكر عدة روايات دالة على حج موسى بن عمران، منها ما أخرجه ابن شبة عن جابر مرفوعاً: أقبل موسى وهارون حاجين فمرا بالمدينة، الحديث. وذكر شيخنا في الأوجز (٢٩٧/٣) عن شرح ابن حجر على مناسك النووي أن جميع الأنبياء حجوا، وراجعه.^٢

٨) حضرت عبد الله بن عمر رضي الله عنهمأکی مرفوع روایت (جلد ١، صفحه ٩٦) إن الله تبارك وتعالى ليس بأعور، ألا إن المسيح الدجال أعور، عين اليمني كأن عينه عبنة طافية كـ ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: أفاد الحافظ ابن تيمية في فتاویه (٤٧٦/٢) أن ابن الخطيب يعني الإمام خير الدين الرازي أنكر أن يكون النبي صلی الله علیه وسلم قال هذا، لأن ظهور دلائل الحدوث والنقص على الدجال أين من أن يستدل عليه بأنه أعور. قال ابن تيمية: فلما رأينا حقيقة قول الاتحادية وتدبرنا ما وقعت فيه النصارى والحلولية، ظهر سبب دلالة النبي صلی الله علیه وسلم لأمته بهذه العالمة، حمزة بن محمد وابن عبد البر، وليس إسناده بذلك ملکان محمد بن عمر، والظاهر أنه الواقدي، والله أعلم، انتهى.

^١ والأمر كما قاله محمد بن جعفر الكتاني، فقد كتب الحافظ ابن الصلاح رسالة وجيزة في وصل هذه البلاغات الأربع، طبعها الشيخ عبد الله بن محمد بن الصديق الغماري، ثم تبعه الشيخ عبد الفتاح أبو غدة وألحقها في نهاية توجيه الآخر إلى أصول الآخر للعلامة طاهر الجزائري (ص ٩١٢). وهذه الرواية وصلها ابن الصلاح بسنده ثم قال (ص ٩٢٨): رواه الثقة ابن أبي الدنيا في كتاب المطر له، وفيه استدراك على الحافظين حمزة بن محمد وابن عبد البر، وليس إسناده بذلك ملکان محمد بن عمر، والظاهر أنه الواقدي، والله أعلم، انتهى.

^٢ قال ابن حجر المکی في حاشیته على مناسك النووي (ص ٨): قوله (وهو شاعر أنبياء الله تعالى) ظاهره أن سائر الأنبياء حجوا، لأنه جمع مضاف، فيعجم، وهو الظاهر، انتهى، ووسط الكلام.

فإنه بعث رحمة للعالمين، فإذا كان كثير من الخلق يجوز ظهور الرب في البشر أو يقول إنه هو البشر، كان الاستدلال على ذلك بالعور دليلاً على انتفاء الإلهية عنه، انتهى.

٩) ستر ^{المصلح} كـابواب (جلد ١، صفحه ١٩٧) میں اسناد حدثنا عبد الله بن هاشم بن حیان العبدی، حدثنا وکیع، عن

سفیان، عن سالم أبي النضر کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال الزیلی (٨٠/١): لا أدری سفیان أهو الشوری او ابن عینة. قال: الذي يظهر أنه ابن عینة. وأید ذلك بأن ابن ماجه أخرجه وأخرج قبل ذلك من طريق هشام بن عمار عن سفیان بن عینة عن أبي النضر به. قلت: الراجح بل الصواب أنه الشوری، فإن وكیما معروفا بالرواية عن سفیان الشوری دون ابن عینة، وقد جزم الحافظ ابن حجر أنه الشوری.

١٠) باب الصلاة في ثوب واحد (جلد ١، صفحه ١٩٨) میں حدیث عن أبي هريرة أن سائلًا سأله رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن الصلاة في الثوب الواحد؟ فقال: أولكم ثوابان؟ کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال الحافظ (٢٩٨/١): لم أقف على اسمه، لكن ذكر شمس الأئمة السرخسي الحنفي في كتابه المبسوط أن السائل ثوابان.^٣

١١) جلد ٢، صفحہ ٣ میں سطر ٣ پر حدثنا یحییٰ بن ایوب کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: أخرجه المصنف بهذا السنن (٤٥٤/١) في النکاح.

١٢) باب ثبوت خيار مجلس (جلد ٢، صفحہ ٢) میں ایک جگہ شرح نووی میں یہ عبارت ہے: ونقل ابن المنذر في الإشراق. حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: كذا في المصرية والنسخة التي على هامش القسطلاني (٢٨٢/٨) الإشراق بالقاف، والصواب: الإشراق بالفاء. رقم السطور عرض كرتاهے کہ علامہ ابن المنذر کی یہ کتاب الاشراف مطبوع ہے۔

١٣) باب من يخدع في البيع (جلد ٢، صفحہ ٧) میں حدیث من بایعث فقل لا خلابة کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: استدل به على أنه لا يحجر على الحر البالغ، وهو قول أبي حنيفة. وقال الجمهور: يحجر عليه، وهو قول أبي يوسف ومحمد. قال في الدر المختار (٤/٢٨٦): وبنوهم يفتقدون.

١٤) باب الربا (جلد ٢، صفحہ ٢٣) میں مذاہب ائمہ کو جامع انداز میں پیش کرتے ہوئے حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال أهل الظاهر: حرمة الربوا مقصورة على هذه الأشياء الستة، وهو حكم تعبدی. وقال الجمهور: بل عامة و معللة. ثم قال أبو حنيفة: العلة القدر أي الكيل والوزن واتحاد الجنس. وقال الشافعی: الثنية في الثمين والطعم في غيرها. وقال مالک: الثنية في الثمين وفي غيرها الإثبات والادخار. وقيل: الادخار فقط. وعن أحمد روايات: الأولى كالحنفية، والثانية كالشافعی، والثالثة: العلة في الثمين الثنية وفي غيرها الطعم مع الكيل والوزن. انتهى من تعلیق البخاری (ص). (٢٩٠).

١٥) باب اخذ المحال وترك الشبهات (جلد ٢، صفحہ ٢٨) میں حدیث عن عامر الشعبي أنه سمع النعیان بن بشیر بن سعد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس بمحض کے ضمن میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: ولأبي

^٣ راجع المبسوط (١/٣٣).

عواة من طريق أبي حزير بالحاء المهملة والرای عن الشعبي أن النعماً خطب به بالكوفة. وجمع بينها بأنه سمع منه مرتين، فإنه ولي إمرة البلدين واحدة بعد أخرى، كذا في الفتح (١١٧/١).

١٦) اسی باب کی تشریح میں امام نووی فرماتے ہیں: احتج بہذا الحدیث علی أن العقل فی القلب لا فی الرأس، وفیه خلاف مشہور، مذهب أصحابنا وجاہیر المتكلمين أنه فی القلب، وقال أبو حنیفة: هو فی الدماغ. اس پر حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال ابن تیمیہ فی فتاویہ (٩/٣٠٣): یقوله کثیر من الأطباء، ونقل ذلك عن الإمام أحمد. ویقول طائفۃ من أصحابہ: إن أصل العقل فی القلب، فإذا مکل انتہی إلی الدماغ. وکونه فی الدماغ یحکی عن مالک أخذنا من قوله فی کتاب الجراح فیین أوضح رجلاً موضحةً فأفسد سمعه وعقله أَنْ عَلِیْهِ دَیْتَینِ، دِیَةُ الْعُقْلِ وَالسَّمْعِ وَدِیَةُ الْمَوْضَحَةِ. وأجاب عنه الأی (٤/٢٨٧) بأن الله أجرى العادة بأنه إذا فسد الدماغ فسد العقل، أي فلا يؤخذ من قول مالک أنه قائل بكون العقل فی الدماغ، والله أعلم. وهذا الفرع الذي نقل عن مالک قد نقل عن أبي حنیفة، فنسب إليه أيضاً القول المذکور، وأجاب عنه ابن أمیر حاج فی التقریر (٢/١٦٢) كما أجاب المازری.^٥

١٧) باب تحريم الاحتکار في الاقوات (جلد ٢، صفحه ٣١) میں حدیث کان سعید بن المسیب یحدهت اُن معمراً قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من احتکر فهو خاطئ، فقیل لسعید: فإنك تختکر. کے ذیل میں حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں: القائل محمد بن عمرو بن عطاء کما في أبي داود (٤/٢٧٢).

١٨) كتاب الأيمان (جلد ٢، صفحه ٣٢) میں حدیث ولا تحلفوا بالطواغی کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: لا يجوز الحلف بالأصنام والطواغي، ولا تجب بها الكفارة عند الأئمه الأربعه. وغلط الباجي والنووي والحافظ (٥٣٦/١١) فقلوا عن الحنفية الاعقاد ووجوب الكفارة، ورد عليهم شيخنا في الأوجز (١٥٩/٤).

٢٠) اسی صحیح میں حدیث عن جابر بن عبد اللہ ان رجلا من الأنصار اعتق غلاما له عن دبر أربعة کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: والرجل الأنصاري اسمه أبو مذكور، واسم الغلام المدبر يعقوب، كما تقدم في الزكاة (٣٢٢/١).

۴ یہاں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہو جاتی ہے۔

٠ راجع المعلم للمازري (٣١٤/٢)، وحكاه عنه النووي.

٢١) باب حكم المحاربين والمرتدين (جلد ٢، صفحه ٥٧) میں امام نووی کے ارشاد و اختلاف العلماء فی المراد بہذه الآیۃ الکریمة، فقال مالک: هي على التخییر فی خیر الامام بین هذه الأمور إلا أن يكون المحارب قد قتل فیتحم قتله. و قال أبو حنیفة وأبو مصعب المالکی: الإمام بالخیار وإن قتلوا کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: في النقل عن أبي حنیفة نظر، فإن مذهبہ أن فيه تفصیلا، وهو التقسیم والتوزیع كما هو مذهب الشافعی وأحمد، إلا أنهم إن أخذوا المال ولم يقتلوا قطعت أيديهم وأرجلهم من خلاف، وإن قتلوا ولم يأخذوا المال قتلوا. وإن قتلوا وأخذوا المال فقال الشافعی وأحمد: قتلوا وصلبوا، و قال أبو حنیفة: الإمام بالخیار فی هذه الصورة الثانية بین أربعة، إن شاء قطع وقتل، وإن شاء قطع وصلب، وإن شاء قتلهم بلا صلب، وإن شاء صلیبهم ثم قتلهم. وإن أخافوا السبیل ولم يأخذوا المال ولم يقتلوا، فینفوا من الأرض. و اختلفوا فی تفسیر النفي، فقالت الحنفیة: هو الحبس، وقالت الشافعیة والحنابلة: هو التغیرب. وأما الإمام مالک فقال بالتخییر مطلقا بین هذه العقوبات إلا فی صورة القتل، فقال: يقتل کا حکاہ النووی، لكن الذي في كتب المالکیة هو التخییر، وهو الذي حکاہ الباجی، وقال الدردیر المالکی: ندب للإمام النظر بالصلاحة ولا يتعین عليه شيء بخصوصه، لأن "او" في الآیۃ للتخییر، (کذا فی الأوجز ٦/٧١). وهو الذي ذکر الحافظ (١٢/٩٨) عن مالک. قال الحافظ: و اختلفوا فی المراد بالنفي فی الآیۃ، فقال مالک والشافعی: يخرج من بلد الجنایة إلى بلد آخری، زاد مالک: فيحبس فيها. وعن أبي حنیفة: بل يحبس في بلده. آگے اسی صفحہ میں امام نووی کے ارشاد فقال بعض السلف کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: ابن سیرین. آگے اسی صفحہ میں امام نووی کے ارشاد و قیل: ليس بمسوخ کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: القائل ابن الحوزی.

٢٢) باب استحباب لعن الاصالح والقصبة (جلد ٢، صفحہ ١٧٥، سطر ١٦) میں سند حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا أبي قال نا سفیان بن عینیة عن أبي الزییر عن جابر کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قوله نا سفیان بن عینیة کذا فی النسخ المہندیة، وهو خطأ من الكاتب، والصواب: نا سفیان، کما فی النسخة التي على هامش القسطلاني (٨/٩٧) وهو الشوری، وذکر المزی فی التحفة (٢/٣٠) فی أحادیث الشوری عن أبي الزییر عن جابر.

٢٣) باب فضیلۃ الخل والتادم به (جلد ٢، صفحہ ١٨٢) میں حدیث نعم الإدام الخل کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: قال في تطهیر الدياج في ترجمة محمد بن محمد المقری (ص ٢٥١) أنه قال: سمع بعض يهودي بحديث: نعم الإدام الخل. فأنكر ذلك حتى كاد يصرح بالقذح. فيبلغ ذلك بعض العلماء، فأشار على الملك بقطع الخل وأسبابه عن اليهود سنة. قال: فما قمت سنة حتى ظهر فيهم الجذام. انتهى.

٢٤) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مشہور حدیث (جلد ٢، صفحہ ٢١٦) قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم: على رسلکما، إنها صفیہ بنت حیی. فقال: سبحان الله يا رسول الله، قال: إن الشیطان یجری من الإنسان مجری الدم، وإن خشیت أن یقذف في قلوبکما شرًا، أو قال: شيئاً کے ذیل میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: اختلف أهل العلم في هذا الحديث طائفتين، فأنکرہ بعضهم واستبعد صحته. قال أبو الشیخ: إنه حديث غير محفوظ. وقال الحافظ مغلطای فی التلویح: ظن السوء بالأنبياء علیهم السلام کفر بالإجماع، ولهذا إن البزار لما ذکر حديث صفیہ هذا قال: هذه أحادیث مناکر، لأن النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان أطہر وأجل من أن یرى أن أحداً یظن به ذلك، ولا یظن برسول اللہ صلی

الله عليه وسلم ظن السوء إلا كافر أو منافق. فإن قال قائل: هذه الأخبار قد رواها قوم ثقات ونقلها أهل العلم بالأخبار؟ قيل له: العلة التي يبنوها لا خفاء بها، ويجب على كل مسلم القول بها والذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وإن كان الرواون لها ثقات، فلا يغرون عن الخطأ والنسيان والغلط. وارتضى هذا الكلام العيني في شرح البخاري (٣٨٤/٥). ومما يكثرون إلى صحة هذا الحديث، منهم صاحبنا الصحيح وغيرها، وهو الصواب.

وذكر العلماء في معناه قولين، وهما محبكيان عن الإمام الشافعى. پھر حضرت نے دونوں توجیہ تحریر فرمائی۔

۲۵) باب لکل داء دوائے (جلد ۲، صفحہ ۲۲۵) میں حدیث حدثنا احمد بن یونس قال نا زہیر قال نا ابو الزہیر کے ذیل میں

حضرت تحریر فرماتے ہیں: آخرجه الحاکم (٤١٧/٤) من طریق زهیر بن معاویہ وقال: صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، وآقره الذهبی. وهو وهم. وزاد الذهبی برمز البخاری إن صح الرمز، والله أعلم.

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارنامے

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں کوئی بھی کتاب مستقل تصنیف کی غرض سے تحریر نہیں فرمائی۔ اخیر زندگی میں آپ نے صحیح بخاری کے حوالشی کو ترتیب دینا شروع کیا اور اسکو شائع کرنے پر اتفاق کیا۔ اس سے قبل اپنے علمی مکتوبات اور بعض رسائل کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جو نوادر الفقہ، نوادر الحدیث، اور الیوقاۃ الغالیۃ کے نام سے مطبوع ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے قیمتی تعلیقات و علمی کارنامے ہیں جن میں سے کچھ اہم یہاں درج کئے جاتے ہیں:

۱) نبراس الساری فی ریاض البخاری: یہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری شریف پر ذاتی تعلیقات کا مجموعہ ہے۔ اسکی دو جلد شائع ہو کر منظر عام پر آپسکی ہے جو موقاہیت الصلاۃ کے اخیر تک ہے اور عنقریب تیری اور چوتھی جلد بھی شائع ہو جائے گی جو کتاب البیوع تک ہو گی۔ اسکے بعد بھی حضرت کے حواشی و تعلیقات آخر کتاب تک موجود ہے، ان شاء اللہ العزیز حضرت مولانا اپو ب صاحب مدظلہ کی جدوجہد سے آخر کتاب تک یہ حواشی طبع ہو گلے۔

۲) فتح الباری پر تعلیقات: حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ ابن حجر اور انکی فتح الباری سے خاص انس رہا، پوری فتح الباری میں حضرت کے عربی تعلیقات موجود ہیں، بہت سے موضع میں جہاں حافظ ابن حجر سے تعمیں نہ ہو سکی یا کوئی روایت نہیں ملی یا نقل میں یہوک واقع ہو گئی، حضرت اس پر متنہ فرماتے ہیں۔

۳) کتاب التوحید: یہ بخاری شریف کے آخری ابواب کے درسی افادات ہیں جو اردو میں مطبوع ہے، ۲۰۲۱ء کے درس کی ٹیپ کیسیٹ سے حضرت مولانا ایوب صاحب نے نقل کی ہے۔ اس کتاب سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت از اول تا آخر پوری کتاب پر مفصلہ کلام فرماتے تھے۔

۴) الفیض الجاری فی دروس البخاری: یہ حضرت کی درس بخاری کے اردو افادات ہیں جو حضرت مولانا یوب صاحب نے اپنے ہاتھ سے قلمبند فرمائے تھے اور حضرت نے اس پر نظر ثانی بھی کی تھی اور تصحیح بھی، اسکی پہلی جلد طبع ہو چکی ہے جو مقدمہ کے ساتھ ساتھ بدء الوجہ اور کتاب الایمان پر مشتمل ہے۔ یہ ۱۹۷۲ء کی تقریر ہے اور یہ مواقیت الصلاۃ تک چلے گی۔ آگے پھر ۲۰۲۱ء کی تقریر سے طبع ہو گی۔ چنانچہ الفیض الجاری کی آخری جلد بھی طبع ہو چکی ہے جو کتاب الکارہ والجیل سے لیکر آخر کتاب تک ہے۔ کتاب التوحید جکاتز کرہا بھی ہوا وہ بھی اس میں شامل ہے۔ یہ سب ۲۰۲۱ء کی تقریر ہے۔

۵) صحیح مسلم و شرح نووی پر تعلیقات: اسکا ذکر اپر آچکا۔

۶) بذل الجہود پر تعلیقات: سنن ابو داود حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی زمانہ میں زیر تدریس رہی، حضرت بذل الجہود کا پر انا نجہ استعمال فرماتے تھے اور پوری کتاب میں حضرت کے بہترین اور قیمتی حواشی موجود ہے۔ حضرت نے اپنی حیات میں انکی طباعت کا خیال بھی ظاہر فرمایا تھا۔

۷) مقدمہ ابو داود شریف: عربی میں امام ابو داود اور انکی سنن کے متعلق بہترین مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیوقیت الغالیۃ کی پانچویں جلد میں طبع ہو گا۔

۸) سنن الترمذی پر تعلیقات: صحاح ستہ میں صرف سنن الترمذی حضرت کے زیر تدریس نہیں آئی، لیکن پوری کتاب پر حضرت کے حواشی موجود ہیں جو انتہائی مفید ہے۔ نیز کتاب الصلاۃ کے بعض اجزاء کی مستقل شرح بھی حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائی تھی۔

۹) سنن ابن ماجہ پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

۱۰) سنن نسائی پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

۱۱) موطا امام محمد: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی، حضرت نے موطا محمد چالیس سال سے زائد پڑھائی۔

۱۲) مشکاة المصابح پر تعلیقات: ابتدائی زمانہ میں حضرت کے زیر تدریس رہی، پوری کتاب میں حضرت کے مفصل حواشی ہیں، اگر طبع ہو جائے تو نہ اس الساری کی طرح امت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہو گا۔

۱۳) مقدمہ مشکاة المصابح: علم حدیث کے متعلق بہترین مقدمہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر آچکا، نیز امام بغوی اور خطیب تبریزی کے حالات اور ملہ تعلق بالکتاب پر مشتمل ابحاث ہے۔

۱۴) الیوقیت الغالیۃ فی تحقیق و تخریج الاحادیث العالیۃ: یہ چار جلد میں مطبوع ہے۔ جلد اول وثانی میں مختلف مضامین پر عربی و اردو میں سوالات و جوابات ہیں، نیز کچھ عربی اجزاء و رسائل بھی ہیں جیسے ارشاد للبیب الی حدیث التحییب، ترجمۃ الشیخ محمد زکریا الکاندھی وغیرہ۔ نوادر الفقہ اور نوادر الحدیث میں جو کچھ ہے تقریباً سب ہی الیوقیت الغالیۃ کی ان دو جلدوں میں آچکا

ہے۔ جلد ثالث و رابع کامل عربی میں ہے۔ جلد ثالث میں صحیح بخاری کے منتخب ابواب پر اجزاء کے ساتھ ساتھ مختلف اور اجزاء ہیں، جیسے: جزء ارشاد القاصد الی ما تکرر فی البخاری بسند واحد، جزء تخریج احادیث انما الاعمال بالنیات، اصول عدیدۃ فی وضع الابواب والترجم صحیح الامام البخاری، الامام مسلم و کتابه الصحیح، حواش و تعلیقات علی مقدمة صحیح مسلم، جزء الاسماء والمعراج، جزء حدیث لا یزال الدین عزیز الی الشی عشر خلیفۃ، جزء تخریج حدیث تقریق امیت علی ثلاث و سبعین فرقۃ، انباء العالم بنقوش الخواتم، الماء المعین فی ثبوت الاربعین، تخلییا الحواشی بتحریک احادیث اصول الشاشی، التانس بذکر اسانید الشیخ محمد یونس۔ جلد رابع میں سنن اربعہ میں جن جن احادیث پر وضع کا حکم لگایا گیا ہے، ایک ایک حدیث پر مفصل اکلام ہے، محدثہ عادلانہ تحریر ہے، اکثر مواضع میں موضوع نہ ہونے کو ثابت کیا ہے، نہیت مفید مجموعہ ہے۔

۱۵) نوادر الفقہ: اس کا ذکر اوپر آپکا، فقہ سے متعلق حضرت کے سوالات و جوابات کا مجموعہ، یہ مطبوع ہے اور الیاقیت الغالیہ میں تقریب اسی مضمایں شامل کر لئے گئے ہیں۔

۱۶) نوادر الحدیث: اس کا ذکر اوپر آپکا، حدیث سے متعلق حضرت کے سوالات و جوابات کا مجموعہ، یہ مطبوع ہے اور الیاقیت الغالیہ میں تقریب اسی مضمایں شامل کر لئے گئے ہیں۔

۱۷) مسلسلات یعنی افضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین ﷺ پر تعلیقات: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل پر حضرت کے بہترین حواشی ہیں، ہر سال کے اخیر میں حضرت مسلسلات کا درس دیتے تھے اور اجازت حدیث بھی مرحمت فرماتے تھے۔ شعبان ۱۴۳۸ھ میں حضرت نے ارشاد فرمایا تھا: «الفضل المبین کے نسخہ متداولہ میں سقطات اور تصحیفات بہت ہیں۔»

۱۸) مقدمہ ہدایہ: عربی میں امام مرغینانی اور انکی مشہور کتاب ہدایہ کے متعلق مختصر مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۱۹) مقدمہ معانی الآثار: عربی میں امام طحاوی اور انکی مشہور کتاب معانی الآثار کے متعلق مختصر مقدمہ ہے جو غیر مطبوع ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۰) ترجمۃ عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ: عربی میں عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کے متعلق بہترین مجموعہ ہے۔ ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۱) جزء رفع الیدین: ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۲) جزء القرائۃ خلف الامام: ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۳) جزء آمین: ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۴) جزء المحراب: ان شاء اللہ العزیز الیاقیت الغالیہ کی پانچویں جلد میں شامل کر دیا جائیگا۔

۲۵) مسند عبد بن حمید پر تعلیقات: بندہ کو یہ دیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

۲۶) تقریب التہذیب پر تعلیقات: ان سے حضرت کی وسعت نظر اور اسماء الرجال میں تحرک اندازہ ہوتا ہے۔

۲۷) الاصابۃ فی تمییز الصحابة پر تعلیقات۔

۲۸) التاریخ الکبیر پر تعلیقات۔

۲۹) رد المحتار پر تعلیقات: حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسکاتز کرہ فرماتے رہتے تھے، لیکن آپ کے کتب خانہ میں یہ کتاب نہیں ہے، بظاہر حضرت نے اپنی زندگی ہی میں یہ کتاب مدرسہ مظاہر العلوم جدید یا مدرسہ مظاہر العلوم قدیم یا کسی شاگرد کو دیدی تھی، اگر کسی کو اس کو اس سلسلہ میں معلومات ہو تو ضرور بندہ سے رابطہ قائم کرے۔

۳۰) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط اور مکاتیب: یہ تعداد میں زیادہ نہیں، لیکن قیمتی موعاظ و نصائح پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت کے اخلاق حسنہ و کریمانہ مزان پر دال ہے۔

اسکے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن میں حضرت کے قیمتی حوالی و تعلیقات موجود ہیں۔ نیز حضرت کے درسی افادات حضرت کے بہت سے شاگردوں کے پاس موجود ہیں۔ مولانا رشید بن مولانا حاشم جو گواڑی اور ہماری والدہ محترمہ نے ملکر بھی حضرت کی پوری درس بخاری کی تقریریٹ کیسیٹ سے تحریر کی ہے جو کئی جلد پر مشتمل ہے۔ اسکے علاوہ اور حضرات کے پاس بھی اس قسم کی تقریر موجود ہے۔ حضرت مولانا سلمان صاحب مدظلہ نے اپنے پڑھنے کے زمانہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مشکلاۃ المصایح کی تقریر ضبط کی تھی جو انہتائی مفید ہے، بہت سے مدرسین اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے محتاط اندازہ کے مطابق حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کم از کم دس ہزار شاگرد ہو گئے جو حضرت سے مظاہر العلوم سہارنپور میں فیض یا ب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض سے امت کو مستفید فرمائے اور ان کی طباعت و نشر و اشاعت کا غیب سے انتظام فرمائے۔

یوسف شبیر احمد عفاللہ عنہ، خادم الحدیث والسنۃ النبویۃ، بلکبرن، یوک

۷ء جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ، ۱۲ افروری ۲۰۱۸ء